بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۲ | ۲۶ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۲۶ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۴ ماہ صلح۔ آج ساڑھے دس بجے رات جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے نے اطلاع دی۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھانسی کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق آپ نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ آج صبح بخار نارمل بھی ہوا تھا۔ الحمد للہ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ رات کی گاڑی سے لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔

قادیان ۲۴ ماہ صلح۔ گذشتہ شب خوب اچھی بارش ہوئی۔

افسوس مولوی محمد جی صاحب کا لڑکا بعمر گیارہ سال دو تین روز بیمار رہ کر آج فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا نعم البدل کی جائے۔

ہندو مہاسبھا کی تجاویز اور مسلمان

(۵)

ہندو مہاسبھا کی کچھ اور قراردادیں جن کی طرف ہم مسلمانوں کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ ایسی ہیں۔ جو اسلام سے ہی اخذ کی گئی ہیں۔ مگر بد قسمتی سے مسلمانوں نے ان کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اور بایں وجہ ان فوائد سے محروم ہو چکے ہیں۔ جو ان میں مضمر ہیں۔ مثلاً ہندو مہاسبھا نے ایک تجویز یہ پاس کی ہے۔ کہ "مل بیٹھنے اور ایک ساتھ کھانے پینے کے مواقع پیدا کئے جائیں" ہندوؤں میں چونکہ نہ صرف اس کا کوئی انتظام نہیں بلکہ ان کے دھرم نے ایک ساتھ کھانے پینے کی سخت ممانعت کر رکھی ہے۔ اس لئے اگر وہ اس طرف اب خود توجہ کر رہے ہیں۔ اور اپنے مذہبی احکام کو نظر انداز کر کے توجہ کر رہے ہیں۔ تو مجبور ہیں لیکن مسلمانوں کے متعلق کیا کہا جائے۔ جن کے لئے خود اسلام نے مل بیٹھنے اور ایک ساتھ کھانے پینے کے بیسیوں مواقع مقرر کر رکھے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے انہیں پس پشت ڈال دیا ہے۔ اسلام نے دن رات میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنے کی سخت تاکید کی ہے۔ اتنی تاکید کہ اگر کوئی بلا عذر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا۔ تو نماز ایسے فرض کی ادائیگی سے قاصر رہتا ہے۔ لیکن اس وقت مسلمانوں کی حالت کیا ہے۔ یہ کہ ان کی بہت بڑی اکثریت نماز کی بالکل ہی تارک ہے۔ اور نماز باجماعت ادا کرنے والے تو بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اگر مسلمان نماز باجماعت ادا کرنے کی پابندی اختیار کرلیں۔ تو کم از کم ایک محلہ یا ایک چھوٹے گاؤں کے مسلمانوں کو روزانہ پانچ دفعہ مل بیٹھنے کے کیسے اعلیٰ مواقع میسر آ سکتے ہیں۔ پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے سارے شہر بلکہ قریب قریب کے دیہات کے لوگوں کو ایک مسجد میں جمع ہونے کا حکم ہے۔ اس طرح ہفتہ میں ایک دفعہ ایک حلقہ کے مسلمانوں کے مل بیٹھنے کا نہایت اعلیٰ موقع رکھا گیا ہے۔ پھر عیدین میں ایک علاقہ کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم ہے اور آخر کار حج کے وقت ساری دنیا کے سرکردہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر مسلمان خود ہی فائدہ نہ اٹھائیں تو کیا کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان ایک ساتھ کھانے پینے کے مواقع تو پیدا کر ہی لیتے ہیں۔ کیونکہ اسلام نے اس بارے میں کوئی پابندی عائد نہیں کی۔ لیکن مل بیٹھنے کے مواقع سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ حالانکہ ایسے مواقع پر نہایت عمدگی سے مبادلۂ افکار کیا جا سکتا۔ ایک دوسرے کی تکالیف سے آگاہی حاصل کی جا سکتی اور مشکلات کے حل کی تجاویز سوچی جا سکتی ہیں۔

ایک اور تجویز ہندو مہاسبھا نے یہ کی ہے کہ کمبھ اور اسی قسم کے دوسرے مواقع پر اجتماعی پرارتھنا یعنی دعا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ خصوصاً ہندو تہواروں کے مواقع اور مندروں میں یاترا کے وقت۔

اس تجویز کی نوعیت سے اسلام میں نماز باجماعت کے حکم کی حکمت اور اہمیت ظاہر ہے۔ نماز کیا ہے۔ شروع سے لے کر آخر تک دعا ہی دعا۔ یا ہندو مہاسبھا کی اصطلاح کے لحاظ سے "پرارتھنا" اور نماز باجماعت کیا ہے۔ مسلمانوں کی "اجتماعی پرارتھنا"۔ پھر کیا یہ رنج اور افسوس کا مقام نہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے روزانہ پانچ دفعہ اجتماعی پرارتھنا کا لازمی انتظام ہو۔ مگر وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور ہندو مہاسبھا والے تجویزیں کریں۔ کہ انہیں ایسا کوئی موقع میسر آئے۔ کیا مسلمانوں سے امید کی جائے کہ اب جبکہ ہندو مہاسبھا بھی ہندوؤں میں اجتماعی دعا کا طریق جاری کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ اجتماعی دعا کے اس طریق پر پوری طرح عمل پیرا ہوں گے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے قائم فرمایا۔ اور جس کا نام نماز ہے۔ اگر مسلمان یہ راہ اختیار کر لیں۔ یعنی نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ تو یقیناً ان کی حالت بدل سکتی ہے۔

ہندو مہاسبھا نے یہ بھی تجویز کی ہے۔ کہ ہندو تعلیمی اداروں میں طاقت و صحت جسمانی کے لئے اکھاڑوں اور کھیل کے میدانوں کا انتظام کیا جائے۔ ہندو ایک عرصہ سے اس قسم کی ورزشی کھیلوں اور کرتبوں کی طرف متوجہ ہیں۔ اور روز بروز زیادہ توجہ دیتے جا رہے ہیں۔ تعلیمی اداروں کے علاوہ عام لوگوں کے لئے بھی اُنہوں نے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں۔ مگر مسلمان اس طرف سے بھی بالکل غافل ہیں۔ حالانکہ اس بات کی تاکید بھی اسلام میں پائی جاتی ہے۔

اس سلسلہ مضمون میں ہم نے جن امور کے متعلق ہندوؤں کی سرگرمیوں اور مسلمانوں کی کوتاہیوں نیز غفلت شعاری کا ذکر کر کے اظہار افسوس کیا ہے۔ ان میں مسلمان غفلت و کوتاہی ترک کر سکتے اور اسلامی تعلیم اور اسلامی احکام کی پوری پوری پابندی کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ مگر مصیبت یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو وہ دینی اور دنیوی امور میں اپنا راہنما سمجھتے ہیں۔ اور جن پر ہر پہلو سے اعتماد رکھتے ہیں۔ وہ ان کی صحیح رنگ میں راہنمائی کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اور موقع و محل پر اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دلانے سے قطعاً قاصر رہتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ خود اسلامی تعلیم کی حقیقت اور مغز سے بالکل کورے ہیں۔ اُنہیں اسلامی تعلیم سے اتنا بھی مس نہیں جتنا ہندو مہاسبھا وغیرہ کے ان غیر مسلم اصحاب کو ہے جو اسلامی تعلیم کی بنیاد پر اپنی ترقی اور بہتری کی تجاویز مرتب کرتے رہتے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی درخواست

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی علالت نہایت شدید علالت ہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور کرم ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر وہ اپنی خاص نصرت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی اس نصرت کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے بخصوصیت سے ان دنوں ذکر الٰہی کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں۔ اور پھر سیدہ موصوفہ کی کامل اور جلد صحت و عافیت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

سر پیٹرک سپنس چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا قادیان میں

قادیان ۲۲ جنوری ۱۹۴۴ء۔ آج آنریبل سر پیٹرک سپنس چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے پونے گیارہ بجے صبح آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ نور ہسپتال کا معائنہ کیا۔ گیارہ بجے کے قریب بورڈنگ تحریک جدید میں تشریف لائے۔ جہاں لڑکوں کی رہائش کے کمرے، واٹر ہاؤس، ڈائننگ ہال اور ڈسپنسری کو دیکھا۔ پھر لڑکوں کے تیرنے کا تالاب دیکھنے گئے۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سائنس روم کو دیکھا قریباً ساڑھے گیارہ بجے سکول کے ہال میں تشریف لائے۔ جہاں طلباء اور بعض دوسرے اصحاب آپ کا ایڈریس سننے کے لئے جمع تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم پڑھے جانے کے بعد جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مختصر تقریر فرمائی جس میں چیف جسٹس کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے تقریر کرنے کی درخواست کی۔ اس پر چیف جسٹس نے مختصر مگر دلچسپ تقریر کی۔ جس میں طلباء کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اس وقت دنیا میں جو بہت بڑی جنگ ہو رہی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے۔ کہ دنیا سے سچا مذہب مفقود ہو گیا ہے۔ تم لوگ ایک مذہبی فضا میں پرورش پا رہے ہو۔ جہاں تمہیں خدا کی محبت حقیقی امن کی تلاش اور باہمی تکریم و ہمدردی کے سبق ملتے ہیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ اگر آپ لوگ ان معتقدات پر عمل پیرا ہوں۔ جنہیں آپ مانتے ہیں۔ تو دنیا کی حالت بہت بہتر ہو جائے گی۔ اور دنیا کو حقیقی امن اور خوشحالی دینے کے مقصد میں آپ لوگ کامیاب ہو جائیں گے۔

اس تقریر کے بعد اخوند عبد القادر صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے نہایت موزون الفاظ میں معزز مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد آپ جناب چودھری صاحب موصوف کی کوٹھی پر تشریف لے آئے۔ لیڈی سپنس بھی مذکورہ بالا معائنہ اور جلسہ میں آپ کے ہمراہ تھیں۔

۵ بجے شام آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے چیف جسٹس اور لیڈی سپنس کے اعزاز میں اپنی کوٹھی پر دعوت چائے دی۔ جس میں سلسلہ کے بزرگان اور احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ قریباً ایک گھنٹہ یہ مجلس قائم رہی۔ ۶½ بجے شام کی گاڑی سے آنریبل چیف جسٹس معہ لیڈی سپنس امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں سے دہلی تشریف لے جائیں گے۔

وعدوں کی آخری تاریخ کا انتظار مت کریں

یاد رکھو جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ نہیں لکھا سکتے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو تم اپنا وعدہ لکھا دو گے۔ اس نوٹ کے پڑھتے ہی اپنا وعدہ مرکز میں ارسال فرما دیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

انصار اللہ قادیان کو یاد دہانی

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ اعلان اخبار الفضل اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ۲۶ جنوری ۱۹۴۴ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد نور میں انصار کا ماہواری جلسہ ہوگا۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ اس جلسہ میں احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ انصار اللہ کی حاضری اس جلسہ میں ضروری اور لازمی ہے۔ بلا عذر غیر حاضر رہنے والے انصار سے بازپرس ہوگی۔ زعماء انصار اپنے اپنے محلہ کے انصار کو مطلع کرنے اور ان کو جلسہ میں لے جانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

(بقیہ صفحہ اول)

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ معمولی معمولی ذاتی اغراض و مقاصد کو مسلمانوں کے اہم سے اہم قومی و ملی مقاصد پر ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں اس بات کا ذرہ بھر فکر نہیں کہ مسلمان بحیثیت قوم تنزل اور ادبار کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ جس سے انہیں نکالنے کے لئے جد و جہد کرنی چاہیئے۔ بلکہ انکی ساری توجہ کا مرکز ان کی اپنی ذات ہے۔ اس کی تازہ مثال ملاحظہ ہو۔ انہی ایام میں جبکہ امرتسر میں ہندو مہاسبھا ہندوؤں کی ترقی اور کامیابی کے لئے وہ تجاویز پاس کر رہی تھی۔ جن کا ذکر ہم تفصیل سے کر چکے ہیں۔ مسلم لیگ کے زیر سایہ کراچی میں بالفاظ "شہباز" (۲۷ دسمبر) "ہندوستان بھر کے علماء کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی" جس میں سب سے اہم قرارداد یہ پاس کی گئی۔ کہ "حکومت سندھ اسلامی قاضیوں کی اسکیم چلائے۔ یہ قاضی ہر ضلع کے مسلمانوں کے نکاح طلاق، وراثت اور اسی قسم کے دوسرے مسائل کا تصفیہ کرنے کے ذمہ دار ہوں"۔ اور اس پر "شہباز" نے یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ "علماء نے گو یہ مطالبہ صرف سندھ کے لئے کیا ہے۔ ایسا مطالبہ انہیں سارے ہندوستان کے لئے کرنا چاہیئے تھا"۔ کیوں اس لئے کہ شہباز کے مدیر خود پنجاب کے ایک "علماء" خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔

اب غور فرمایئے کیا مسلمانوں سے متعلق سب سے اہم اور ضروری امر یہی رہ گیا ہے کہ ان کے نکاح۔ طلاق۔ وراثت اور اسی قسم کے دوسرے مسائل پر ان علماء کو مسلط کر دیا جائے۔ جن کے دل میں رحم اور درد کا کوئی ذرہ اس وقت بھی پیدا نہیں ہوتا۔ جب وہ کسی ایسے مردہ کے ارد گرد منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے یتیم بچے اور بیکس بیوہ چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اس قرارداد میں دراصل علماء نے حکومت سے یہ التجا کی ہے۔ کہ غریب مسلمانوں کا اور زیادہ خون چوسنے کے لئے وہ ہر قسم کے اختیارات ان کو دے دے۔

جن علماء کی یہ حالت ہو۔ اور جو خود غرضی اور بے دردی میں اس قدر بڑھ چکے ہوں ان سے کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ان کے دل میں مسلمانوں کی ہمدردی کا جذبہ باقی رہ گیا ہے۔ یا وہ اس قابل ہیں۔ کہ مسلمانوں کی صحیح طور پر راہ نمائی کر سکیں۔ اور انہیں ترقی کا راستہ بتا سکیں۔ دراصل یہ کام وہی ہستی کر سکتی ہے۔ جسے خدا تعالےٰ مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کے لئے مبعوث فرمائے۔ اور پھر اس کی قائم کردہ جماعت اپنے امام کی ہدایات پر چل کر۔ موجودہ زمانہ میں یہ فرض صرف جماعت احمدیہ ادا کر رہی ہے۔ اور اس وقت وہی ہدایات اور وہی تجاویز مسلمانوں کو کامیابی کا منہ دکھا سکتی۔ مخالفوں کے حملوں سے بچا سکتی اور خدا تعالےٰ کے انعامات کا وارث بنا سکتی ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اسلام کے لئے ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ کاش مسلمان اپنے علماء کی حالت کو دیکھ کر اور غیر مسلموں کی تیاریوں پر نظر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق غور کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگتے ہوئے غور کریں۔ کہ وہ انہیں صحیح نتیجہ پہنچنے کی توفیق بخشے۔

ضرورت کلرک: نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ایک تجربہ کار میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ فوراً بھیج دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت

شاعر

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

بعض لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ جہاں شعر اور شاعری کا نام آیا۔ فوراً یہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ یہ بدعت ہے کفر ہے۔ اور ناجائز امر ہے۔ اور یہ اکثر مذہبی لوگ ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے لئے فیصلہ کا راستہ بہت آسان تھا۔ یعنی یہ کہ وہ دیکھ لیتے۔ کہ خود کلام الٰہی شعر وشاعری کے متعلق کیا فتوے دیتا ہے۔ آیا اسے بکلی ایک ناجائز امر ٹھہراتا ہے۔ یا اچھی شاعری اور بری شاعری دو الگ قسمیں شعر کی ٹھہرا کر ایک کو جائز اور دوسری کو ناجائز فرماتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے آپس کے جھگڑوں میں سب سے اعلیٰ اور سب سے صحیح تر حکم اللہ تعالےٰ کا اپنا فرمان ہی ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام سورۃ شعراء ہے۔ اس میں شاعروں اور ان کی شاعری کا بھی ذکر ہے۔ اور شاعروں کے حق میں یہ فرمان صادر ہوا ہے:

والشعراء یتبعھم الغاوٗن۔ الم تر انھم فی کل وادٍ یھیموٗن وانھم یقولون مالا یفعلون الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وذکروا اللہ کثیراً وانتصروا من بعد ما ظلموا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

(اور وہ شاعر بھی شیطانی لوگ ہیں۔ کہ گمراہ لوگ جن کی پیروی کرتے ہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا۔ کہ وہ ہر جنگل میں سرگردان پھرتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ کہتے تو ہیں پر کرتے نہیں۔ بجز ان شاعروں کے جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے۔ اور یاد کیا اللہ کو بہت۔ اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا۔ اور عنقریب ظالم بھی جان لیں گے۔ کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا)

یہاں اللہ تعالےٰ نے دو قسمیں شاعروں کی بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے ایک کو برا کہا ہے۔ اور دوسروں کی تعریف کی ہے۔ جو برے ہیں۔ ان کے متعلق کہا ہے۔ کہ ان میں تین صفات بری ہیں۔ اس لئے وہ مردود ہیں۔ اور جو نیک ہیں۔ ان کی بھی تین ہی صفات کی تعریف کی ہے۔ جن کی وجہ سے وہ اچھے ہیں۔ اب اس معیار سے ہر عقلمند شخص فوراً برے اور اچھے شاعر میں تمیز کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ اچھی صفات بانی سلسلہ احمدیہ میں پائی جائیں۔ اور بری صفات میں سے ایک بھی نہ پائی جائے۔ تو پھر کس کا حق ہے۔ کہ کوئی برائی کا کلمہ ایسے بزرگ کے حق میں استعمال کر سکے۔ ہاں اگر اس کے مخالف بات ثابت ہو۔ تو پھر وہ بے شک اعتراض کر سکتے ہیں۔ مگر یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلام میں تو اچھے شاعر کی تعریف کی گئی ہو۔ مگر کوئی مسلمان کہلانے والا محض شاعر ہونے کی وجہ سے اس کی مذمت کرنے لگے۔ اب سنیئے کہ برے شاعروں کی صفات کیا کیا ہیں۔

(۱) ایک تو یہ ان کے متبع اور ان کو پسند کرنے والے اور ان کو اپنا لیڈر سمجھنے والے گمراہ شریر اور فاسق اور فاجر لوگ ہوا کرتے ہیں۔ یعنی وہ شاعر غیر مومن غیر متقی۔ بدکار۔ شرابی بدچلن طبقہ میں ہر دلعزیز ہوتے ہیں جیسے کہ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ بعض شاعروں کی غزلیں ہمیشہ رنڈیاں گاتی ہیں۔ اور آوارہ لوگوں کو ان کے دیوانوں کے سینکڑوں اشعار ازبر ہوتے ہیں۔ اور ناجائز عاشق معشوقی کے مصالحہ سے ان کے اشعار بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہیں شراب وکباب کی تعریف ہوتی ہے۔ کہیں امردوں کا حسن بیان ہوتا ہے۔ کہیں خدا تعالےٰ کی نافرمانی اور شیطان کی تعریف ہوتی ہے۔ کہیں نامحرموں کی خوبصورتی کا قصہ ہے۔ تو کہیں شہوانی جذبات کو تحریک دی جاتی ہے۔ کہیں قیامت دوزخ جنت سے تمسخر ہوتا ہے۔ تو کہیں نیکی نماز روزہ حج وغیرہ نیک اعمال پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ سو جس شاعر کے ہاں اس قسم کے شعر اکثر ہوں اور بے دین فاسق فاجر طبقہ اس کا مرید ہو۔ وہ برا شاعر ہے۔

(۲) دوسری علامت برے شاعروں کی یہ ہے۔ کہ وہ ہر جنگل میں سرگردان پھرتے ہیں یعنی کبھی کربلا کا واقعہ لکھ کر لوگوں کو رلاتے ہیں۔ اور کبھی ہزلیہ اور مزاحیہ کلام سے لوگوں کو ہنساتے ہیں۔ کبھی موحد بن جاتے ہیں۔ اور کبھی مشرک۔ کبھی بے جا تعریف امراء کی کرتے ہیں۔ کبھی کسی کی ہجو میں صفحے کے صفحے سیاہ کر دیتے ہیں۔ کبھی سوال کرتے اور مانگتے ہیں۔ کہیں نیچرل کے رنگ میں سر نکالتے ہیں تو کہیں سیاسی رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ غرض کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کہ ان کا اصلی اور مرکزی نقطہ کیا ہے۔ بلکہ ہر فن مولا۔ بازیگروں کی طرح جیسا موقعہ ہو اور دماغ کی آوارگی جدھر بھی لے جائے ویسے ہی اشعار کہنے لگتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی غزل کے ہر شعر میں ایسے ایسے مضامین ہوتے ہیں۔ جن میں آپس میں بُعد المشرقین ہوتا ہے۔ ابھی ایک آدمی کی تعریف کر رہے ہیں۔ جب حسب خواہش انعام نہ ملا۔ تو اسی کی مذمت اور ہجو میں مصروف ہیں۔ مرکزی اصل اور استقلال کسی ایک مضمون یا حال سے نہیں ہوتا۔ بلکہ تھالی کے بینگن ہوتے ہیں۔

(۳) تیسری صفت ان برے شاعروں کی یہ ارشاد فرمائی۔ کہ جو اشعار وہ لکھتے ہیں۔ ان کے مضمون کے برخلاف خود عمل کرتے ہیں۔ یعنی اگر اخلاقی شاعر ہیں۔ تو خود نمایاں طور پر بد اخلاق ہیں۔ یا مذہبی لیڈر ہیں تو خود شراب بدکاری وجوئے وغیرہ میں مبتلا ہیں۔ نہ نماز پڑھتے ہیں۔ نہ روزہ رکھتے ہیں۔ نہ اسلام کے ظاہری احکام پر عمل ہے اور کہنے کو مصلح امت کہلانے کا دعوےٰ ہے۔

اس سے آگے چل کر قرآن کریم فرماتا ہے۔ یہ تو برے شاعروں کی پہچان ہم نے تم کو بتائی ہے۔ اب بطور استثنا ایک فرقہ نیک اور صالح شاعروں کا بھی ہے۔ ان کی پہچان حسب ذیل ہے۔

(۱) اول یہ کہ وہ مومن اور نیک عمل ہوتے ہیں۔ بدمعاش منڈلی کے سرکردہ نہیں۔ بلکہ ان کے اثر سے دوسرے لوگ بھی ایمان اور نیکی میں ترقی کرتے ہیں۔

(۲) دوسرے یہ کہ نیک شاعروں کے اشعار کا مرکزی نقطہ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات ہوتا ہے۔ ہر پھر کر ان کے شعروں میں اسی کا ذکر اسی کی تعظیم اسی سے دعا اسی کے کلام کے حقائق ومعارف اسی کے رسول کی نعت اور اسی کے احکام کی تبلیغ ہوتی ہے۔

(۳) تیسری تعریف اچھے شعراء کی یہ فرمائی۔ کہ جب گمراہ کافر یا بددین لوگ اسلام قرآن یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا بزرگان دین یا خود ان پر یا خدائی تعلیموں پر ظالمانہ حملے اور اعتراضات کریں۔ تو وہ سینہ سپر ہو کر ڈیفنس کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان حملوں کا جواب دیتے ہیں۔ اور دلائل سے زبانی اور قلمی جہاد کرتے ہیں۔ نیز خدا کے لئے خدائی سلسلوں کے لئے۔ خدا کے رسولوں کے لئے۔ اور اپنے لئے غیرت دکھلاتے ہیں۔ اور ظالم دشمن سے بذریعہ اشعار کے بدعائت اخلاق بدلہ لیتے ہیں۔ سو ایسے شاعر بھی خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں۔

اب اس تفصیل کے بعد جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار کو جو حضور نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔ بغور دیکھیں تو خدا کے لپ: زیدہ شاعر والی تینوں باتیں ہیں ان میں بشدت نظر آئیں گی۔ یا تو ایمان اور اعمال صالحہ کا ذکر ہے۔ یا اللہ تعالےٰ کی حمد اس کے رسول کی نعت قرآن کی مدح اور اسلام کی صداقت کا ذکر ہے۔ یا پھر جو حملے ظالم دشمن نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دین اسلام اور قرآن پر کئے ہیں۔ اور سلسلہ حقہ احمدیہ پر الزامات لگائے ہیں۔ ان کا جواب ہے اس سے زیادہ ان تین باتوں سے باہر حضور کا ایک شعر بھی نہیں ہے۔ برخلاف اس کے پہلی تین باتیں جو برے شاعروں کی بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک بات بھی حضور کے کلام اور حضور کی جماعت اور حضور کے اخلاق میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہی آپ کے پاک اور محبوب الٰہی شاعر ہونے کی دلیل ہے۔

تقرر سکرٹری مال

آئندہ کے لئے مولوی عبدالباقی صاحب کی جگہ سید محمد عبداللہ صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ مونگھیر مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ کی رپورٹ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء

(۲)

درس و تدریس

اس عرصہ میں نیروبی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں چوہدری محمد شریف صاحب سکرٹری تبلیغ نے قرآن مجید کا درس ماہ رمضان میں دیا۔ کمپالہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے تفسیر کبیر کا درس دیتے رہے۔ دارالسلام میں بھی سید محمد سرور شاہ صاحب ایم اے درس تفسیر کبیر و تذکرہ دیتے رہے۔ ٹبورا میں قرآن مجید کے درس کے علاوہ کشتی نوح کا درس جاری رہا۔

نشر و اشاعت

اس عرصہ میں کوئی نیا اشتہار نہیں چھپ سکا۔ ایک انگریزی زبان میں پمفلٹ طبع کرنے کے لئے پریس میں دیا ہوا ہے۔ جو ابھی تک تیار نہیں ہوا۔ "فتح افریقہ" کا اشتہار لنڈن سے آیا تھا۔ وہ متعدد حکام میں اور دوسرے معززین میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ Sunrise کے بارہ پرچے بارہ افریقن غیر احمدی و عیسائی اصحاب کو جو تعلیم یافتہ ہیں بھجوائے۔ ان میں سے بعض چیفس کو بھی یہ پرچہ جا رہا ہے۔ دیگر اشتہارات اس عرصہ میں الانذار۔ نبوت فی الاسلام اور "ثمرہ ارتیہ" ٹبورا سکول کے طلباء اور ارد گرد کے دیہات میں تقسیم کئے گئے۔ گجراتی کا لٹریچر بھی بعض لوگوں کو مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

تبلیغی وفد

(۱) اکتوبر کے آخری ہفتہ میں شیخ صالح صاحب معلم امری عبیدی اور معلم احمد سالنا کا وفد بنا کر Bukene کے علاقہ اور ملحقہ دیہات میں بھیجا۔ ان ہر سہ احباب نے سات دن تک کام کیا۔ لوگوں نے دیکھتے ہی کہنا شروع کر دیا۔ کہ "قادیانی آ گئے ہیں"۔ اور لوگوں کو باتیں سننے سے روکا۔ تاہم بعض دیہات کے لوگوں نے ان کے لیکچروں کو سُنا۔ ایسا انتظام کیا گیا تھا۔ کہ ان میں سے ایک احمدیت کے متعلق۔ دوسرا عام اسلامی مسائل کے متعلق۔ تیسرا عیسائیت کی تردید میں۔ لیکچر دیتے تا ہر طبقہ کے لوگوں میں تبلیغ ہو سکے اس علاقہ میں ایک نو احمدی نے ان کی خاطر و تواضع کی اور ساتھ مل کر کام کرتا رہا۔ دو نئے احمدی ہوئے۔

دوسرا تبلیغی وفد معلم مسعودی کی امارت میں چار آدمیوں پر مشتمل جو ایک ماہ کا سفر کرے گا۔ اور پیدل پھر کر کام کرے گا روانہ کیا گیا۔ ان کو اشتہارات اور سلسلہ کی سواحیلی کتب وغیرہ دیں۔ خدا کے فضل سے بعض دوسرے افریقن احمدی احباب بھی اب تبلیغ کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔

بنگال ریلیف فنڈ

دس اکتوبر۔ ٹبورا انڈین ایسوسی ایشن کا اجلاس تھا۔ مجھے اچانک اس کا علم ہوا بالعموم میں انڈین ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شامل نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ اس اجلاس میں بنگال کے قحط کے متعلق اور بنگالیوں کی امداد کا سوال تھا اس لئے میں اہتمام کے ساتھ پہنچا۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بڑی عمدگی سے بھوکوں کی امداد کی تحریک کرنے کی توفیق دی۔ اور میں نے ٹبورا کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ ہزار شلنگ جمع کرنے کی اپیل کی۔ اس پر چار آدمیوں کی کمیٹی بنائی گئی۔ اور مجھے بھی اس میں شامل کیا گیا۔ ہم نے خدا کے فضل سے تین چار دن کے اندر اندر چار ہزار شلنگ کی رقم جمع کر لی۔ جو بذریعہ تار کلکتہ میئر فنڈ کو روانہ کیا گیا۔ اور پانچواں ہزار بھی جمع ہوا چاہتا ہے۔ مجھے دوسرے دن انڈیا سے اخبارات ملے۔ اور الفضل میں استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہم نے یہاں بھی اُسی رنگ میں تحریک کر کے ایک مفید خدمت بنگالیوں کی کی ہے۔ اس فنڈ میں یورپین نے بھی حصہ لیا۔ اور مزید برآں کپڑوں کی معقول تعداد جمع کر کے روانہ کی جا رہی ہے۔

نئے احمدی

اس عرصہ میں دو نئے احمدی بکوبی کے علاقہ میں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کے لئے دعا کریں۔ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور سلسلہ کو اس ملک میں حقیقی غلبہ عطا کرے۔ اور مجھ ناچیز و نابکار سے راضی ہو جائے۔ اور فتنہ و شر سے محفوظ رکھے۔ میں ان دنوں پھر احباب کی دعاؤں کا بہت ہی محتاج ہوں۔

خاکسار:۔ شیخ مبارک احمد عفی عنہ
مبلغ مشرقی افریقہ

ایک احمدی لیکچرار کے امرتسر میں کامیاب لیکچر

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کے چیف خالصہ دیوان سری گوبند سنگھ سبھا امرتسر کی دعوت پر سری دربار صاحب امرتسر میں چار لیکچر ہوئے۔ ایک لیکچر پرنسپل صاحب سکھ شہید مشنری کالج کی دعوت پر ان کے پروفیسروں اور گیانی کلاس کے طلباء کے سامنے ہوا۔ بعض لیکچروں میں ۱/۲ ہزار تک حاضری تھی۔ لاؤڈ سپیکر لگائے گئے۔ پبلک نے لیکچر نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنے۔ سکھ مسلم اتحاد کا اتنا اثر پڑا۔ کہ بعض سکھ ذمہ وار اصحاب نے ڈاکٹر صاحب سے سٹیج پر معانقہ کیا۔ صدر نے فرمایا۔ اس قسم کے لیکچر ہم کو ایک دوسرے کے قریب کر کے بھائی بھائی بنا دیں گے۔ نیز صدر نے فرمایا۔ کہ ایسا پُر از معلومات اور مؤثر لیکچر ہمارے گیانیوں نے بھی نہیں دیا۔ ایڈیٹر اخبار پنتھ سیوک نے فرمایا۔ کہ لیکچر ایک جادو تھا جس نے سب کو مسحور کر دیا۔ سید بہاول شاہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ امرتسر نے فرمایا۔ کہ امرتسر کی فضا پر ڈاکٹر صاحب کے لیکچروں نے اچھا اثر کیا۔ سردار دھرمانت سنگھ صاحب سابق پرنسپل سکھ دھارمک کالج ترنتارن نے فرمایا۔ کہ ایسے لیکچر احمدیوں کی وسعت قلبی اور رواداری کا روشن ثبوت ہیں۔

نشر و اشاعت

آہ! عبدالسلام

الفضل میں اپنے ایک دیرینہ ہمنشین عبدالسلام پسر منشی محمد عبداللہ صاحب کی وفات کی خبر پڑھی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم میرے بہترین دوستوں میں سے ایک تھا۔ نیک اور نیک تحریکیں کرنیوالا دین کیلئے خاص جوش رکھتا تھا۔ رنج و غم ایک فطری جذبہ ہے۔ یہ چند اشعار شاید میری محبت کی ترجمانی کر سکیں۔ عبدالمنان ناہید

گئی تھی لے کے تری مرگِ ناگہاں گھر سے
برس رہی ہے امنگوں پہ اوس کی خنکی
اُڑا کے لے گئے کیا موت کے پروں پہ کہیں
چمن سے دُور بہت دُور تجھ کو کیا سوجھی
مجھے یقیں ہے اگر فرصتِ دِگر ملتی
غریقِ رحمتِ حق ہو تری جوانی دوست!
عروسِ نَو کی تمنا تجھے دُعا دے گی

دیارِ غیر کی جانب کشاں کشاں تجھ کو
ترس رہی ہے تمنائے نیم جاں تجھ کو
حیاتِ نَو کے طلسماتِ جاوداں تجھ کو
نہ رستارہ گیا دیرینہ آشیاں تجھ کو
تو کھینچ لاتا یہاں عشقِ قادیاں تجھ کو
سدا نصیب ہوں انوارِ جاوداں تجھ کو
کریں گے یاد نمازوں میں باپ ماں تجھ کو

خدا کے فضل کی آغوش پرنیاں لے لے
نسیمِ خلد کے جھونکوں کے درمیاں تجھ کو

سُرخ پنسل کا نشان

الفضل کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے اُن کے پتوں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ نشان دیکھ کر اپنا چندہ یکم فروری ۱۹۴۴ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیدیں کیونکہ یکم فروری ۱۹۴۴ء کو وی پی ارسال کر دئے جائینگے۔ مینیجر

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۱۵۰ منکہ صفیہ بیگم زوجہ مسٹر محمد رمضان صاحب قوم سید عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوشیارپور حال دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائیداد غیر منقولہ ندارد۔ جائیداد منقولہ زیورات طلائی مالیتی مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ باقساط مبلغ صہ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور بعد وفات اگر کچھ جائیداد ثابت ہو۔ اسکا بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ صفیہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ حکیم سید پیر احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور۔ گواہ شد:۔ محمد رمضان خاوند موصیہ

۷۱۵۹ منکہ عبدالرحیم ولد مولوی عبدالرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ۱۳ مرلہ زمین برائے مکان دارالشکر میں ہے جسکی قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار تنخواہ اور ساڑھے آٹھ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس پر ہے۔ کل عہ ۳۳/۸ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ عبدالرحیم بقلم خود معرفت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب ۵ بارک روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ سید عبدالکریم دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی

ضرورت ہے

قادیان کی ایک فرم کو ایک نہایت محنتی اور ہوشیار اکونٹنٹ کی ضرورت ہے جو انگریزی میں خط و کتابت اور ٹائپ کی مہارت بھی رکھتا ہو خواہشمند اپنے سابقہ تجربہ اور قابلیت کے سرٹیفکیٹ کی نقول شامل کرکے مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت ۸۰/- روپے سے لے کر ۱۰۰/- روپیہ ماہوار تک۔

ا۔ ل۔ معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

قادیان دارالامان میں صاحب ثروت اصحاب کیلئے ایک اعلیٰ جائداد خریدنیکا نادر موقع

ایک عالیشان دو منزلہ بلڈنگ مین ریلوے روڈ پر قابل فروخت ہے قیمت بالمقطع بائیس ہزار روپیہ ہے جو اعلیٰ قسم دیار اور دیگر قیمتی سامان عمارتی سے تعمیر شدہ ہے۔ موجودہ وقت میں پچاس ہزار سے بھی زائد مالیت کی ہے بلڈنگ کا عمارتی رقبہ تقریباً ۹۰×۷۲ فٹ اور ملحقہ زمین ۹۰×۳۶ فٹ ہے اور اس سفید زمین کی حدبندی یہ تقریباً ۱۶،۱۷ ہزار قسم اول اینٹوں کی بنیادی چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں۔ ہر چہار اطراف وسیع راستے ہیں۔ جس کی وجہ سے علاوہ دیدہ زیب ہونیکے یہ ایک نایاب جگہ بھی ہے۔ چھتیں ۴۶/۴۸ گارڈروں پر ہیں۔ چار چھتیں لنٹل کی ہیں۔ فرش سیمنٹ اور ٹائیلوں سے مزین ہیں۔ تکمیل تعمیر ۱۹۳۶ء میں ہوئی تھی۔ ہر دو موسموں کے لئے پاخانے غسلخانے اور باورچیخانے الگ الگ ہیں۔ چار نلکے۔ خوبصورت چودہ رہائشی کمرے۔ تین خوش وضع برآمدے اور وسیع سیڑھیاں نیز بجلی سے آراستہ ہے یکمشت قیمت ادا کرنے والے پتہ ذیل پر اطلاع دیں:۔ المشتہر:۔ شیخ فضل حق احمدی دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ دشی ریڈیو نے روما کے جنوب میں اتحادی فوجوں کے اُترنے کی خبر نشر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ تین دن سے اتحادیوں کے کروزر خلیج گاٹا اور خلیج ٹیرا کے ساحل پر وقتاً فوقتاً گولہ باری کرتے رہے تھے۔ اس کے بعد اتحادی فوجیں ساحل پر اُترنے میں کامیاب ہوگئیں۔ جنرل کلارک فوجیں اُتارنے کی نگرانی کر رہے تھے۔ اتحادی لیڈر اس کامیابی کو خلاف توقع کامیابی ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چند دن تک اس پر پوری طرح روشنی نہیں ڈالی جا سکے گی۔ آج صبح اتحادی فوجوں نے سینٹ پیٹر کے طلائی گنبد پر سورج کی چمکیلی کرنیں پڑتی دیکھیں یہ عمارت روم میں ہے۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ نائب وزیر تجارت نے ایک تقریر میں کہا کہ برطانیہ اپنی روایاتی منڈیوں میں سے کسی کو بھی چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اوقات اس قسم کی افواہیں اڑیں۔ مگر ان افواہوں میں کسی قسم کی صداقت نہیں ہوسکتی۔

نئی دہلی ۲۴ر جنوری۔ کونسل آف سٹیٹ کا آئندہ اجلاس ... فروری کو منعقد ہوگا۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ حکومت عراق نے موصل کے قریب دریائے دجلہ پر ایک بند باندھنے کی سکیم تیار کی ہے۔ جس پر ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔ یہ سکیم دس سال میں ختم ہوگی یہ بند اس قدر لمبا ہوگا کہ بغداد تک دریا کے کنارے ایک جھیل بن جائے گی۔ جو آبپاشی

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں پس آج ہی

"سرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خریدیں۔ قیمت فی تولہ ۲ چھ ماشہ ۱؎ تین ماشہ ۱۲؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کے لئے بڑی مفید ہوگی۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ پولینڈ اور روس کا جھگڑا ایسے نازک مرحلے تک پہنچ گیا ہے کہ فریقین میں اسی صورت میں سمجھوتہ ہونے کی توقع ہوسکتی ہے۔ کہ وزارت پولینڈ مستعفی ہو جائے اس وقت بھی پولش حلقوں کو توقع ہے کہ برطانیہ اور امریکہ مداخلت کر کے معاملے کو سلجھائینگے۔

کراچی ۲۴ر جنوری۔ دریائے سندھ پر ایک اور بند باندھنے کی سکیم تیار کی گئی ہے۔ تاکہ جن علاقوں کو سیلاب سے ہمیشہ خطرہ رہتا ہے۔ ان کی حفاظت کی جا سکے۔ اس سکیم پر ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

حیدر آباد ۲۴ر جنوری۔ حضور نظام نے حرمین الشریفین اور عراق کے مقدس مقامات میں خیرات کے طور پر بانٹنے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے بلغاریہ کے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جرمنوں کو اپنے ملک سے نکالنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے۔ جب بلغاریہ پھر آزاد ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ مشرق وسطی میں اعلان کیا گیا ہے کہ میجر جنرل ولفرڈ لوئی لائیڈ موٹر کے حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ آپ نے ارٹریا اور مشرق وسطی کے بعض دوسرے علاقوں میں ہندوستانی فوج کی کمان کی تھی۔

نئی دہلی ۲۴ر جنوری۔ مرکزی اسمبلی میں جو ریلوے بجٹ پیش ہونے والا ہے اس میں سفارش کی جائے گی۔ کہ ریلوے کے کرائے میں ۳۰ فیصدی اضافہ کر دیا جائے۔ اگر اسمبلی نے اسے منظور کر لیا تو اس سے ۹ کروڑ روپے کا فائدہ ہوگا۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ شمال مغربی انگلستان کی ایک فیکٹری میں زبردست دھماکہ ہوا۔ جس سے ۷ اشخاص ہلاک اور بیس پچیس اشخاص مجروح ہوئے۔ چند ایک مفقود الخبر ہیں۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ ہفتہ کے روز پانچویں فوج کے جو دستے روم کے جنوب میں اچانک اترے۔ انہوں نے اپنے پاؤں مضبوطی سے جما لئے ہیں۔ اور ۲۳ میل لمبا مورچہ بنا لیا ہے۔ اتحادی دستے دشمن کے علاقہ میں گھستے جا رہے ہیں۔ مگر دشمن کوئی زیادہ مقابلہ نہیں کر رہا۔ اتحادی دستوں کو سامان اور کمک برابر پہنچ رہی ہے۔ یہ دستے چار میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور روم کو جانے والی سڑک اب ان کی زد میں ہے۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ جرمن ریڈیو کہہ رہا ہے کہ ان دستوں کے اُترنے پر ہمیں کوئی اچنبہ نہیں ہوا۔ مگر جرمنوں کے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس علاقے میں اتحادی دستے اُترنے والے ہیں۔ کیونکہ کچھ روز قبل تین بکتر بند دستے جرمنوں نے اس علاقہ سے نکال کر دریائے گاریانو کے مورچہ پر بھیج دیئے تھے۔ جہاں جرمنوں پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ اگر انہیں اتحادی دستوں کے اُترنے کا خیال ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ اٹلی کی پانچویں فوج کے مورچے پر دشمن نے بہت سے حملے کئے۔ مگر اسے نقصان پہنچا کر پیچھے ہٹا دیا گیا۔ آٹھویں فوج کے مورچے پر ہوائی جہازوں کے گشتی دستوں نے سرگرمی دکھائی۔ ہوائی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹانے کے علاوہ دُور دُور سڑکوں اور دوسرے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

ماسکو ۲۴ر جنوری۔ لینن گراڈ کے علاقے میں پچھلے چند دنوں میں ۲۵ ہزار جرمن مارے گئے۔ اور ۲۰ ہزار کے قریب قید کئے گئے۔ لینن گراڈ سے ۵۰ میل جنوب مشرق میں ایک اہم ریلوے اسٹیشن کی طرف روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ دریائے اونگا کے مشرقی کنارے کی دشمن کی چھاؤنی کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور پرپٹ کی دلدلوں میں دشمن پر ہلّہ بول دیا ہے۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ سینکڑوں ہوائی جہازوں نے کیلے اور فرانس کے دوسرے مقامات پر بم برسائے اور دشمن کے آٹھ جہاز گرائے گئے۔ دو انگریزی جہاز کام آئے۔

دہلی ۲۴ر جنوری۔ حکومت ہند کے سپلائی ممبر نے لکھنؤ میں ایک تقریر کرتے ہوئے ان ہندوستانی مزدوروں کی تعریف کی جو صنعتی اداروں میں کام کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ یہ لوگ مزدوروں کی حالت کی اصلاح کرنے میں بہت مدد دینگے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ اُمید ہے جلد ہی ہندوستان میں قومی حکومت قائم ہوسکیگی۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ انگریزی بمباروں نے مغربی جرمنی کے بہت سے مقامات کو نشانہ بنایا۔ آج بھی بہت سے جہاز ڈوور کی خلیج کو عبور کرتے ہوئے دیکھے گئے۔

واشنگٹن ۲۴ر جنوری۔ امریکن بمباروں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر ہانگ کانگ پر حملہ کیا۔ نیز دشمن کے مال لے جانے والے اور ایک تیل کے جہاز کو نشانہ بنایا۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ فرانس کی لاوال گورنمنٹ سمندر کے کنارے کے شہروں سے لوگوں کو پیچھے ہٹانے کی تدابیر کر رہی ہے۔

دہلی ۲۴ر جنوری۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف ریاست رام پور کا دورہ کرنے کے بعد ہیڈ کوارٹر میں واپس آگئے ہیں۔

بمبئی ۲۴ر جنوری۔ حضور وائسرائے ہند نے کئی جگہ کھانے پینے کی چیزوں کے انتظام کو دیکھا۔ نیز لڑائی کے سامان بنانے والے کارخانوں کا معائنہ کیا۔

دہلی ۲۴ر جنوری۔ اراکان کے مورچہ پر نیز بوتھیڈانگ پر جاپانیوں نے جوابی حملے کئے۔ جن کا نشانہ

لبوب کبیر

لبوب کبیر مشہور معجون ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ فی زمانہ ننانوے فیصدی دواخانے اس کو تیار کرتے وقت نہ تو صحیح اجزا ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزا سے اسے بناتے ہیں۔ ہمیں یہ نسخہ ایک پرانی بیاض سے ملا ہے۔ اس میں تمام مغزیات۔ مصالح جات کے علاوہ زعفران مصطگی رومی۔ ورق سونا۔ ورق چاندی۔ عنبر۔ مشک مروارید۔ کہربا۔ مرجان۔ عقیق یمنی۔ یاقوت رمانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔ یہ معجون مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ دافع نسیان ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ اور نشاط آور ہے۔ بدن کو فربہ کرتی اور اعصاب کو مضبوط کرتی ہے قیمت آٹھ روپیہ فی چھٹانک۔ طبیہ عجائب گھر قادیان